رجسٹرڈ ڈایل نمبر ۹۲۶

بشارت دی اک بیٹے نے تیرا
کروں گا دور اس مہ سے اندھیرا
بشارت کیا ہے اک دل کی مُرادوں
جو ہوگا ایک دن محبوب میرا
دکھاؤں گا کہ اک عالم کو پھیرا
فسبحان الذی اخزی الاعادی

پہلا ہفتہ وار اخبار جو ہر جمعرات کو قادیان دارالامان سے شائع ہوتا ہے

فاروق

ایڈیٹر و پروپرائیٹر میر قاسم علی

جلد ۳ | یوم پنجشنبہ مورخہ ۲۱ نومبر سنہ ۱۹۱۸ء | نمبر ۴۳

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دارالامان کی خبریں

ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب پٹیالوی سب اسسٹنٹ سرجن جو حضرت خلیفۃ المسیح کے علاج کے لئے قادیان میں مقیم ہیں۔ اور جن کی رخصت کی مزید توسیع پٹیالہ سے ہو گئی ہے۔ لاہور بھیجے گئے تا کسی انگریز ڈاکٹر کو ساتھ لائیں اور اطمینان ہو جائے۔ کہ موجودہ تشخیص درست ہے۔ اور علاج صحیح۔ چنانچہ ۱۴ر نومبر کو ڈاکٹر ایم بی اودن صاحب سول سرجن جو پہلے پٹیالہ میں بھی کام کرتے رہے ہیں اور اب لاہور ہیں۔ پونے دو سو روپے فیس روزانہ پر تشریف لائے۔ ملاحظہ کے بعد وہی بتایا۔ جو ہم پہلے لکھ چکے ہیں۔ یعنی ضعف اعضاء رئیسہ اور انتڑیوں میں کسی قدر خراش۔ اسکے لئے بہت سی تجویزیں بتائیں حسن اتفاق سے اسوقت گورداسپور کے سول سرجن بھی آگئے۔ اور انہوں نے بھی حضرت خلیفۃ المسیح سے ملاقات کی۔

(ب) حضور کو گذشتہ دو روز پھر پیچش کی شکایت رہی اور حرارت بھی ہو گئی۔

سالانہ جلسہ۔ ابھی تک فیصلہ نہیں ہو سکا کہ سالانہ جلسہ ہو گا یا ملتوی کر دیا جائیگا۔ حالات میسر نہیں ادھر حضرت خلیفۃ المسیح علیل ہیں۔ ادھر ہر جگہ وبائی نزلہ جنگی بخار کی وجہ سے لوگ یا تو بیمار ہیں یا بیمار رہ کر اتنے کمزور ہو چکے ہیں کہ سفر کے قابل نہیں اور اخراجات کے لحاظ سے بھی مشکلات ہیں تاہم خدا تعالیٰ چاہے تو یہ دوریں یک دم دور ہو سکتی ہیں۔ اور ہم عنقریب قطعی فیصلہ سنا سکینگے

احباب کو اپنی اپنی جگہ جلسہ کے لئے تیاری کر چھوڑنی چاہیئے

وفات۔ ۱۷ر نومبر کو قادیان میں تار پہنچا کہ میر حامد شاہ صاحب سیالکوٹی دل کی حرکت بند ہو جانے سے یکایک فوت ہو گئے۔ اسی روز میر صاحب کے ہاتھ کا لکھا ہوا خط بھی حضور کو پہنچا۔ اور ابھی پندرہ روز ہی گذرے تھے۔ کہ شاہ صاحب یہاں آئے تھے۔ شاہ صاحب .. .. کی بعض عنایات کی وجہ سے دعا نہیں کر سکے تھے۔ شیخ یعقوب علی صاحب سیالکوٹ ہو آئے ہیں امید ہے۔ شاہ صاحب کا صندوق مقبرہ بہشتی

ہمارے اخبار نہیں یہ خبر چھپ چکی ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح نے پانچ ہزار روپیہ اغراض جنگ کے لئے بذریعہ ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر جناب نواب لفٹنٹ گورنر صاحب پنجاب کو بھیجا ہے اور پھر اسکے پانسو روپے فتح کی خوشی میں صاحب ضلع گورداسپور کو ارسال کئے۔

(۲) سیالکوٹ میں مولانا ابراہیم بقاپوری کو میر ابراہیم سیالکوٹی سے مباحثہ پر فتح مبین حاصل ہوئی۔ (ا۔ا۔ش)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جرمنی کے ساتھ عارضی صلح کی شرائط

جرمنی کے ساتھ جن شرائط پر عارضی صلح کی گئی ہے ان میں سے ضروری یہ ہیں (۱) جرمنی تمام بلجیم کا علاقہ اور فرانس کا مفتوحہ علاقہ السامس اور لورین نیز لکسمبرگ ۱۴ دن کے اندر خالی کر دے (۲) جو جرمن سپاہ اس کے بعد اس علاقہ میں رہیگی وہ جنگی قیدی بنالی جائیگی (۳) خالی شدہ علاقہ پر اتحادیوں اور امریکنوں کا قبضہ ہو گا (۴) جرمنی اتحادیوں کو ڈھائی ہزار بڑی اور ڈھائی ہزار چھوٹی توپیں - ۳۰ ہزار کلدار توپیں اور ۲ ہزار ہوائی جہاز حوالہ کر دے - (۵) جرمنی اس تمام علاقہ کو خالی کر دے - جو کہ دریائے رائن کے اس طرف ہے (۶) اس علاقہ پر وہاں کے افسر اتحادیوں اور امریکنوں کی زیر ہدایت حکومت کرینگے (۷) اس علاقہ پر اتحادی اس طرح قبضہ کرینگے کہ تمام ضروری مقامات پر ان کی سپاہ کا قبضہ ہو گا (۸) دریائے رائن کی لائن کا علاقہ جرمنی کو عارضی صلح پر دستخط ہونے سے ۳۱ دن کے عرصہ میں خالی کرنا ہو گا (۹) خالی شدہ علاقہ کو بالکل تباہ نہ کیا جاوے گا - اور تمام فوجی مقامات مکمل صورت میں اتحادیوں کے حوالہ کر دیئے جائینگے - (۱۰) جرمنی اتحادیوں کو ۵ ہزار انجن ۱۵ ہزار گاڑیاں اور ۵ ہزار موٹر حوالہ کرے گا - (۱۱) جرمنوں نے جو تباہی سرنگوں وغیرہ میں کی ہے یا کنوؤں میں زہر ڈالا ہے - اس کے لئے جرمن فوجی افسر ذمہ دار ہونگے (۱۲) خالی شدہ علاقہ میں علاوہ السامس اور لورین وغیرہ کے جو سیاہ رہیگی - اس کا خرچ جرمنی ادا کریگا - (۱۳) جرمنی اتحادیوں اور امریکہ کے جنگی قیدی فوراً ان کے حوالہ کریگا - اور جرمنی کے قیدیوں کا فیصلہ صلح کی کانفرنس میں ہو گا -

ٹرکی اور روس کے متعلق شرائط -

(۱۴) مشرقی محاذ پر جرمن اپنی فوجیں روس رومانیہ اور ٹرکی کی سرحد سے واپس ہٹا لینگے (۱۵) جرمن فوجوں نے روس اور رومانیہ میں جو کچھ حاصل کیا ہے - وہ فوراً واپس کیا جائے (۱۶) جرمنوں نے مقام برسٹ لٹووسک - بخارسٹ اور دیگر مقامات پر جو صلح کی ہے وہ منسوخ قرار دی جائے -

عارضی صلح کی بحری شرائط

(۱۷) جرمنی کے چھ جنگی جہاز - دس بٹیل شپ - آٹھ ہلکے کروزر اور پچاس تباہ کن جہاز اتحادیوں اور امریکہ کی حسب خواہش غیر جانب دار بندرگاہوں میں نظر بند کئے جائینگے (۱۸) تمام دوسرے جنگی جہاز جرمن بندرگاہوں میں غیر مسلح کئے جاویں - اور یہ اتحادیوں اور امریکہ کی زیر نگرانی رہینگے -

دیگر شرائط

(۱۹) ایڈمرل وہیمز نے اس شرط پر بھی دستخط کر دیئے کہ چونکہ جرمنی میں بغاوت ہو رہی ہے - اسلئے اگر جرمن جہاز اتحادیوں اور امریکہ کی زیر نگرانی نہ آئے - ان کو حق ہو گا کہ وہ ہیلی گولینڈ پر قبضہ کر لیں تاکہ وہ انقلاب پسندوں سے صلح کی شرائط منظور کرا سکیں (۲۰) بحیرہ بالٹک میں آزادی سے گذرنے کے لئے اتحادی بیڑے کو کھلی اجازت دیجاویگی - اس کے لئے اتحادیوں اور امریکہ کو اختیار ہو گا - کہ وہ تمام ان جرمن قلعوں توپ خانوں وغیرہ پر قبضہ کریں جو کہ بالٹک اور کلڑ ناگاٹ کے منہ پر ہیں - اور وہاں سے تمام سرنگیں صاف کر دیں (۲۱) سمندر میں جسقدر جرمن تجارتی جہاز ہیں انہیں گرفتار کرنے کا اتحادیوں کو حق ہو گا (۲۲) بحیرہ اسود (بلیک سی) کے تمام ساحل جرمنی کو خالی کرنے ہونگے (۲۳) جرمنی نے جو روسی جنگی جہاز گرفتار کئے ہیں وہ اتحادیوں کے حوالے کئے جائینگے (۲۴) غیر جانب دار ممالک کے تمام مسافر اور سوداگری کے جہاز آزاد کئے جائینگے - (۲۵) اتحادی جہازوں کا نقصان پورا کرنے سے پہلے کوئی جہاز تباہ نہیں کیا جائیگا (۲۶) جرمنی تمام غیر جانبدار ممالک خاص کر سوئیڈن - ڈنمارک اور ہالینڈ کو اطلاع دیگا - کہ ان پر اتحادیوں کے ساتھ تجارت کرنے کی جو روکاوٹ جرمنی نے ڈال رکھی ہے وہ دور کر دیگئی ہے -

---

جنگ کا اثر بادشاہوں پر

اس عظیم الشان جنگ کے نتائج و اثرات کا اندازہ لگانا اسوقت سخت دشوار بلکہ قریباً محال ہے - لیکن ایک ادنیٰ اثر اس کا یہ ہے کہ اسنے سات بادشاہوں سے مختلف سلطنتوں اور ملکوں کے تخت خالی کرائے - اور پانچ ولیعہدوں کو ان کے ورثہ آبادی سے محروم کیا - یہ سات بادشاہ سابق شہنشاہ نکولس زار روس - سلطان المعظم محمد رشاد آفندی فرمانروائے سلطنت عثمانیہ - شہنشاہ فرانسس جوزف فرمانروائے آسٹریا - ہنگری شاہ کارل والئے رومانیہ - شاہ قسطنطین والئے یونان - شاہ فرڈیننڈ والئے بلغاریہ - قیصر ولیم فرمانروائے جرمنی اور پانچ ولیعہد پرنس الیگزینڈر ولیعہد یونان - پرنس یوسف عزالدین ولیعہد ٹرکی - پرنس الیگزینڈر ولیعہد روس - پرنس بوریس ولیعہد بلغاریہ اور پرنس فریڈرک ولیعہد جرمنی ہیں - انمیں سے پرنس بوریس قریباً تین ہفتے اپنے باپ کے تخت پر بیٹھے - اور بعد ازاں ملک کی حکومت کا بوجھ اپنے لئے ناقابل برداشت پاکر اس سے دست بردار ہو گئے - سات بادشاہوں میں سے تین ملک عدم کو سدھار گئے جنمیں سلطان المعظم محمد رشاد آفندی اور شہنشاہ فرانسس جوزف تو اپنی عمر طبعی کو پہنچ کر جان بحق تسلیم ہوئے - اور زار روس نے اگست برگ میں جلادافسروں کی گولیاں کھاکر سخت حسرت کے ساتھ جان دی پانچ ولیعہدوں میں سے دو پرنس یوسف عزالدین ولیعہد ٹرکی اور پرنس الیگزینڈر ولیعہد روس کا رشتہ حیات بھی اسی طرح قاتلوں کے ہاتھ سے منقطع ہوا - اور پرنس الیگزینڈر ولیعہد یونان کو اپنے باپ کے ساتھ تخت کی وراثت چھوڑنے پر مجبور کیا گیا - اگر شہنشاہ کارل بھی بعض اطلاعوں کے موافق آسٹریا ہنگری کے تخت سے دست بردار ہونگے تو وہ آٹھویں تاجدار ہونگے - جو اس مہیب جنگ کی بدولت اپنا تخت حکومت خالی کرینگے - ان واقعات سے ہندوستانی پبلک کو عموماً اور اہل اسلام کو خصوصاً عبرت کا سبق لینا چاہیئے -

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ونصلی علی رسولہ الکریم

فاروق

قادیان دارالامان

حدیث لوکان موسیٰ وعیسیٰ کا ثبوت

(نوشتہ مولوی جلال الدین صاحب سیکھواں)

پہلا اعتراض

غیر احمدی ایک یہ اعتراض کرتے ہیں۔ کہ حدیث لوکان موسیٰ وعیسیٰ حیین ما وسعھما الا اتباعی چونکہ احمدی یہ پیش کرتے ہیں کسی کتاب میں نہیں پائی اور احمدیوں نے یہ خود حدیث اپنی طرف سے ایجاد کرلی ہے۔

جواب

مذکورہ بالا حدیث چار کتابوں میں مذکور ہے

(۱) پہلی کتاب الیواقیت والجواہر فی بیان عقائد الاکابر مصنفہ امام عبدالوہاب شعرانی جلد ۲ صفحہ ۲۴ فی المبحث الثانی والثلاثون فی باب ثبوت رسالۃ نبینا محمد صلی اللہ علیہ وسلم وبیان انہ افضل خلق اللہ علی الاطلاق۔ میں امام عبدالوہاب صاحب فرماتے ہیں:۔

وقال فی الباب العاشر من الفتوحات فی قولہ صلی اللہ علیہ وسلم انا سید ولد آدم ولا فخر انما کان صلی اللہ علیہ وسلم سید ولد آدم لانہ کان جمیع الانبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام نوابا لہ من لدن آدم الی اخر الرسل صلی اللہ علیہ وسلم کما ابان ان ذلک حدیث لوکان موسیٰ وعیسیٰ حیین ما وسعھما الا اتباعی

ترجمہ:۔ شیخ نے فتوحات کے باب عاشر میں رسول کریم صلعم کے اس قول پر کہ میں تمام بنی آدم کا سردار ہوں۔ اور پھر فخر نہیں لکھا ہے۔ کہ رسول کریم سید ولد آدم اسلئے تھے۔ کہ تمام انبیاء آدم سے لیکر آخر تک رسول یعنی حضرت عیسیٰ تک بطور نواب ہیں جیسا کہ اس حدیث سے ظاہر ہے کہ اگر موسیٰ وعیسیٰ زندہ ہوتے۔ تو ان کو میری اتباع کے سوا کوئی چارہ نہیں تھا ؛

پھر یہی حدیث ترجمان القرآن جلد ۲ صفحہ ۴۶ تفسیر سورۂ آل عمران میں مندرج ہے۔ اس میں نواب صدیق حسن خانصاحب فرماتے ہیں:۔

"واللہ حال یہ ہے کہ اگر موسیٰ درمیان تمہارے زندہ ہوتے تو ان کو سوا اس کے کہ میری پیروی کریں کچھ چارہ نہ ہوتا بعض احادیث میں یوں آیا ہے۔ کہ لوکان موسیٰ وعیسیٰ حیین ما وسعھما الا اتباعی"

پھر یہی حدیث مدارج السالکین مصنفہ امام ابن قیم جلد ۲ صفحہ ۳۶۳ میں آئی ہے پھر ان تینوں کتابوں کے علاوہ شرح مواہب اللدنیہ زرقانی جلد ۴ صفحہ ۲۵۶ میں بھی یہ حدیث مروی ہے۔

جس اتنی کتابوں میں اس حدیث کے پائے جاتے ہوئے ہم پر کیسے اعتراض پڑ سکتا ہے۔ کہ حدیث کسی کتاب میں نہیں پائی جاتی۔ اور یہ حدیث صحیح نہیں۔ اسلئے کہ اعتراض اگر کوئی کرے تو پہلے چار کتابوں کا انکار کر کے کر سکتا ہے۔ ورنہ نہیں ؛

اب میں اس حدیث کے مطالب ومقاصد واغراض کو تحریر کرتا ہوں کہ یہ اپنے اندر کتنے مقاصد کو متضمن ہے۔

پہلا مقصد تو اس حدیث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ حضرت موسیٰ وعیسیٰ فوت ہوگئے ہیں اسلئے کہ لوکان کا اطلاق اس بات پر ہوتا ہے کہ جس کا ہونا ممتنع ہو۔ کیونکہ لوکان امتناع شے کیلئے آتا ہے تو اس حدیث کے یہ معنے ہوئے کہ اگر موسیٰ اور عیسیٰ آزندہ ہوں تو میری اطاعت کے سوا کوئی چارہ نہ پائیں لیکن وہ زندہ نہیں ہیں۔

دوسرا مقصد اس سے یہ حاصل ہوتا ہے۔ کہ غیر مبائع جو کہتے ہیں کہ ایک نبی دوسرے کی اطاعت سے نبی نہیں ہو سکتا۔ یہ حدیث اس کے لئے تیغ برّان ہے۔ اسلئے کہ اگر موسیٰ وعیسیٰ زندہ ہوتے۔ تو وہ اطاعت کرتے۔ تو ضرور نبی بھی ہوتے۔ کیونکہ ان کو پہلے نبوت مل چکی ہوئی تھی۔ اور اگر کہا جائے کہ ان سے نبوت چھینی جاتی اور پھر وہ مطیع ہوتے۔ تو یہ غلط بات ہے۔ اسلئے کہ ایک تو اس سے پھر یہ ثابت ہوگا کہ نبوت ایسی چیز ہے جو کہ زائل بھی ہو سکتی ہے اور بعض انبیاء نبوت کے درجہ سے ترقی کی بجائے تنزل کے چکر میں پڑ جاتے ہیں اور پھر دوسری بات یہ ہے۔ اگر بغیر نبوت کے اتباع کریں تو اس میں فضیلت کونسی ہوئی وہ بھی تو اور دوسروں کی طرح ہونگے تو پھر رسول کریم کا موسیٰ وعیسیٰ کا اسم لیکر کہنا چہ معنی دارد ..... پس مطلب یہی ہے کہ موسیٰ و عیسیٰ اگر زندہ ہوتے تو نبی ہو کر پھر اتباع بھی کرتے تیسرا مقصد اس سے یہ عیاں ہوتا ہے۔ کہ غیر احمدی کہتے ہیں کہ حضرت صاحب کی بعض عبادات میں تناقض ہے۔ اور جس کلام میں تناقض ہو وہ قابل اعتبار نہیں ہو سکتی۔ لہٰذا حضرت صاحب کی بعض عبادات جن میں تناقض ہے قابل اعتبار

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وقبول نہیں ہو سکتیں - اول تو حضرت مسیح موعودؑ کے کلام میں تضاد نہیں پایا جاتا اور نہ ہی کوئی درحقیقت کوئی تناقض ہے - لیکن کوتاہ اندیش اپنی کم فہمی و فساد عقل کیوجہ سے اس کو تناقض کہدیتے ہیں - معلوم نہیں - یہ کیسے پڑ گئے دلسپر ہیں انکے جہل کے پردے - ذرا بھی نہیں سوچتے اور سمجھتے - کہ آیا جو ہم اعتراض احمدیوں پر کر رہے ہیں وہ ہم پر وارد ہو سکتا ہے یا نہیں - پہلے اس کے کہ وہ حضرت مسیح موعودؑ کی کلام میں تناقض ثابت کرتے ہیں - اس کا جواب دیں - اسلئے کہ رسولکریمؐ فرماتے ہیں مسلم کی ایک حدیث میں یہودی اور ایک صحابیؓ کا جھگڑا ہو یہودی تو یہ کہتا تھا کہ خدا تعالیٰ نے موسیٰؑ کو تمام بشروں پر چن لیا ہے - اور اس سے کوئی افضل نہیں اور صحابیؓ مقابلہ میں یہ کہتا تھا کہ رسولکریمؐ افضل ہیں اور تمام بشر و نبیر انکو چن لیا ہے تو رسولکریمؐ سن کر غصے ہوئے اور فرمایا کہ لا تفضلوا بین انبیاء اللہ - کہ تم انبیاء اللہ کو ایک دوسرے پر فضیلت مت دو اسلئے کہ یوم البعث کے دن نفخ صور کے بعد اول میں اٹھونگا تو دیکھونگا کہ حضرت موسےٰ عرش کو پکڑے ہوئے ہیں میں نہیں جانتا کہ انکا حساب یوم صور کیوقت ہو گیا ہے یا وہ میرے پہلے اٹھے ہیں پھر فرماتے ہیں ولا اقول ان احداً افضل من یونس بن متی علیہ السلام - کہ میں نہیں کہتا کہ یونسؑ بن متی سے کوئی افضل ہے (مسلم فی باب فضائل موسیٰؑ) دیکھو اس حدیث میں تو فرمایا ہے کہ کسی نبی کو دوسرے پر فضیلت نہ دو - اور پھر خود ہی فرماتے ہیں کہ لو کان موسیٰ و عیسیٰ حیین ما وسعھما الا اتباعی یعنی اپنے آپ کو متبوع قرار دیتے ہیں اور حضرت موسےٰؑ کو تابع اور یہ مسلمہ بات ہے کہ متبوع تابع سے افضل ہوتا ہے لہذا رسولکریمؐ نے اپنے آپکو حضرت موسےٰؑ سے افضل قرار دیا اسی طرح فرمایا ہے - انا سید ولد آدم - پھر فرماتے ہیں کہ مجھے یونسؑ پر فضیلت نہ دو کیا یہ دو عبارتیں آپس میں تضاد نہیں رکھتیں تو پھر

مسیح موعودؑ پر کیا اعتراض - سوچو غور کرو فکر کرو - تم کیوں نہیں سوچتے - تمہارے دلوں کو کیا ہو گیا ہے تمہاری فراست تمہای عقلیں کیوں مسلوب ہو گئیں ہیں کدھر گئی - کیا نبیوں کی کلام میں بھی تناقض ہو سکتا ہے - ان کی ہر ایک بات حکمت پر مبنی ہوتی ہے پس جلدی سے بغیر سوچے سمجھے کہدینا کہ اسمیں تناقض ہے - کار خردمنداں نیست ٭

کیا شاعری نبوت کے منافی ہے

مولوی ثناء اللہ صاحب اپنی اخبار اہلحدیث مطبوعہ ۸ نومبر ۱۹۱۸ء کے صفحہ ۴ پر یوں رقمطراز ہیں :-

ہم مانتے ہیں کہ مرزا صاحبؑ بڑے شاعر تھے مگر سوال یہ ہے کہ ان کا تو دعویٰ ہے کہ میں نے جو کمال حاصل کیا ہے وہ اتباع رسول اللہؐ میں کیا ہے - آنحضرتؐ ہی میری نبوت اور رسالت کے واسطہ ہیں - آپؐ ہی میرے جملہ کمالات کے ذریعہ ہیں - اس لئے سوال ہے - کہ فن شاعری تو رسالت محمدیہ میں نہیں ملتی - بلکہ وہاں تو اس کی نفی پائی جاتی ہے چنانچہ ارشاد ما علمناہ الشعر وما ینبغی لہ سے تو ثابت ہوتا ہے - کہ شعر گوئی منصب رسالت کے مخالف اور منافی ہے مگر مرزا صاحبؑ باوجود دعوی نبوت ظلیہ شاعری میں کمال رکھتے تھے انتہی -

جواب اول

مولویصاحب کا یہ فرمانا کہ شعر گوئی منصب رسالت کے مخالف اور منافی ہے ٹھیک نہیں - اسلئے کہ ایسے اشعار جو کہ ہدایت پر مبنی ہوں کہنا - انسان کے اتقا و پرہیزگاری منافی نہیں - اسلئے کہ بڑے بڑے صحابہؓ کرام مثلاً حضرت علیؓ و حسان بن ثابت رضی اللہ عنہما شعر کہا کرتے تھے اور مولویصاحب نے اللہ صاحبوں کے دیوانوں کو پڑھا بھی ہوگا اور پھر رسولکریمؐ فرماتے ہیں ان من الشعر لحکمۃ وان من البیان لسحرا کہ بعض شعر و نثر میں حکمت ہوتی ہے اور تحقیق بعض بیانوں میں سحر ہوتا ہے - تو اس حدیث سے صاف ظاہر ہے کہ رسولکریمؐ ایسے اشعار کو جنمیں حکمت اور لوگوں کے لئے ہدایت ہو پسند کرتے تھے - جہانتک بھی بس نہیں بلکہ اس سے بھی بڑھ کر اور احادیث ہیں جنمیں رسولکریمؐ علیہ وسلم نے شاعر کی تعریف کی ہے - عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اشعر کلمۃ تکلمت بھا العرب (فی روایۃ اصدق) کلمۃ لبید الا کل شیء ما خلا اللہ باطل - کہ عرب کے شعراء میں سے سب سے زیادہ اچھا شعر لبیدؓ نے کہا ہے کہ اللہ کے سوا ہر ایک چیز باطل ہے - اور علم پر فضائل حسان بن ثابت میں مسلم میں مندرجہ ذیل حدیث آئی ہے - عن ابی ھریرۃ ان عمر مر بحسان وھو ینشد الشعر فی المسجد فلحظ الیہ فقال قد کنت انشد فیہ وفیہ من ھو خیر منک ثم انفتت الی ابی ھریرۃ فقال انشدک اللہ سمعت رسول اللہ یقول اجب عنی اللھم ایدہ بروح القدس قال اللھم نعم رواہ مسلم -

ترجمہ - حضرت عمر حسان کے پاس سے گذرے - اور وہ مسجد میں شعر گا رہا تھا - تو حضرت عمر نے ان کی طرف دیکھا تو حسان رضی اللہ عنہ نے کہا - کہ میں اس مسجد میں تجھ سے بھی شعر گایا کرتا تھا - اور اس میں رسول کریم بھی ہوتے تھے - پھر ابی ہریرہ کی طرف متوجہ ہو کر کہا کہ کیا تو نے رسول کریم سے یہ فرماتے ہوئے کہ قبول کر میری طرف سے یہ دعا کہ اے اللہ اس کی تائید روح القدس کے ساتھ کر - سنا ہے یا نہیں - تو ابی ہریرہ نے کہا کہ ہاں میں نے سنا ہے - دیکھئے مولوی صاحب کہ جھوٹ نہ بولنے والے شاعروں کو رسول کریم کیسا اچھا جانتے تھے - اور ہمارا مقصود ان احادیث کے بیان سے صرف یہ ہے کہ شاعری اعلےٰ مدارج تقوےٰ میں نقص نہیں پیدا کرتی ٭

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جواب دوسرا

آپ کا آیت ماعلمناہ الشعر و ما ینبغی لہ سے یہ استدلال کرنا کہ شعر گوئی منصب رسالت کے منافی ہے۔ غلط ہے اسلئے کہ اس آیت میں شعر کے معنے یہ نہیں۔ کہ نبی یا رسول کو کوئی شعر خواہ ہدایت پر ہی مبنی ہو کہنا مناسب نہیں۔ بلکہ آیت میں جو ماعلمناہ الشعر کہا گیا ہے تو وہ ان شعروں کے لئے جو بُرے ہوتے ہیں۔ اور شیطانی مکائد ہے۔ جیسا کہ اکثر شعراء کا رویہ ہے اور خدا تعالےٰ نے سورہ شعراء میں ایسے شعراء کے لئے فرمایا ہے۔ ھل انبئکم علےٰ من تنزل الشیطین تنزل علےٰ کل افاک اثیم یلقون السمع واکثرھم کاذبون والشعراء یتبعھم الغاوون۔ الم تر انھم فی کل واد یھیمون وانھم یقولون مالا یفعلون الا الذین اٰمنوا وعملوا الصلحٰت و ذکروا اللہ کثیرا۔

ترجمہ۔ کیا میں تم کو خبر دوں کہ شیاطین کن پر اترتے ہیں۔ وہ ہر ایک جھوٹے گنہگار پر اترتے ہیں اور ایسی باتیں ان کے کانوں میں ڈالتے ہیں۔ جو کہ اکثر جھوٹی ہوتی ہیں۔ اور شعراء کی پیروی غاوی لوگ کرتے ہیں۔ کیا تو نہیں دیکھتا کہ وہ ہر ایک وادی میں سرگردان پھرتے ہیں۔ اور جو وہ کہتے ہیں اور کرتے نہیں مگر وہ لوگ جو ایمان لائے۔ اور اعمال صالحہ کئے۔ اور اللہ تعالےٰ کا بہت ذکر کرتے ہیں۔ پس اس آیت میں ان شعراء کو بُرا کہا گیا ہے۔ کہ جنکے اشعار میں شیطانی باتوں کا ذکر ہوتا ہے۔ اور من گھڑت باتیں ہوتی ہیں۔ اور ایسے شعر کہنا واقعی نبی کی شان کے خلاف ہیں۔ اور ایسے اشعار کی ہی آیت ماعلمناہ الشعر وما ینبغی لہ میں نفی کی ہے۔ اور پھر ساتھ ہی فرمایا ہے۔ ان ھو الا ذکر و قرآن مبین۔ کہ یہ خیالی باتیں نہیں۔ بلکہ یہ تو ذکر اور قرآن مبین ہے جسمیں ہدایت کے چشمے بہ رہے ہیں۔ بھلا یہ خیالی باتیں ہو سکتی ہیں۔ اور حضرت مسیح موعود بھی فرماتے ہیں:۔

کچھ شعر و شاعری سے اپنا نہیں تعلق
اس ڈھب سے کوئی سمجھے بس مدعا یہی ہے

کہ میرا اشعار کہنے سے مدعا یہی ہے کہ لوگ اسلام کو قبول کریں۔ اور صراط مستقیم پر جمع ہوں۔ پس ایسے اشعار منصب رسالت کے منافی نہیں۔ اور پھر یہ بھی بات ہے کہ نبیوں کو جو کلام دیا جاتا ہے۔ اس کا مقابلہ دنیا کے کیڑے نہیں کر سکتے۔ اور ان کا کلام اپنے اندر ایک اعجازی رنگ رکھتا ہے۔ اور اگر اس کے مقابلے میں دنیا کے تمام علماء و فضلاء جمع ہو جاویں۔ اور پورا زور خرچ کر لیں۔ تو ان کے کلام کی مثال نہیں لا سکتے ؛

تیسرا جواب

قرآن مجید میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے ویقولون ائنا لتارکوا الھتنا لشاعر مجنون۔ بل جاء بالحق و صدق المرسلین۔ صٰفّٰت ع۲۔

کہ کفار مکہ کہتے ہیں کہ ہم اپنے معبودوں کو اس شاعر مجنون کی وجہ سے چھوڑ دینگے۔ تو کافروں کا رسول کریم کو شاعر کہنا اثبات کی دلیل ہے۔ کہ شاعر کے معنے قرآن مجید میں من گھڑت اور خیالی باتیں بنانے والے کے ہیں۔ اس لئے کہ رسول کریم نے تو قصائد نہیں بنائے۔ کہ جن کی وجہ سے ان کو شاعر کہا جاتا پس معلوم ہوا۔ کہ شاعر کے معنے آیت میں شعر بنانے والا نہیں۔ بلکہ خیالی باتیں بنانے والا ہے۔ اور وہ اجس کی باتیں مجنونوں کی سی ہوں۔ یعنے جس طرح مجانین بغیر سوچے سمجھے بات کہدیتے ہیں۔ اور نہیں جانتے۔ کہ اس کا کوئی نتیجہ بھی ہے۔ اسی طرح یہ بھی خیالی باتیں بناتا رہتا ہے۔ جن کا حقیقت میں کوئی نتیجہ نہیں تو ساتھ ہی اس کی تردید خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ خیالی باتیں نہیں بناتا۔ بلکہ وہ تو حق لے کر آیا ہے اور پختہ بات ہے۔ کہ جس کا انکار کرنا کسی عقلمند کا کام نہیں۔ اور یہ تو پہلے مرسلین کی بھی صداقت کا موجب ہے۔ اور گذشتہ انبیاء کی پیشگوئیوں کے مطابق آیا ہے ؛

چوتھا جواب

بھلا اہل عرب شاعر (یعنی شعر کہنے والا) کے لفظ کو اعتراض کی صورت میں کس طرح پیش کر سکتے تھے۔ جبکہ وہ خود بڑے بڑے قصائد لکھتے تھے۔ اور جس جس قوم کے شاعر ہوتے تھے۔ وہ قومیں ان کو موجب فخر و عزت سمجھتی تھیں اور ان کے بڑے بڑے جلسے ہوتے تھے۔ جنمیں شعراء اپنے اپنے قصائد پڑھا کرتے تھے۔ اور جس کا قصیدہ اچھا نکلتا۔ اس کو انعام دیا جاتا تھا پھر وہ بھلا رسول کریم پر کس طرح اعتراض کر سکتے تھے۔ کہ یہ شاعر ہے۔ یعنے شعر کہنے والا رسول کریم نے نہ کوئی رباعی کہی تھی اور نہ ہی کوئی قصیدہ۔ اور نہ ہی کوئی دیوان لکھا تھا لیکن پھر بھی ان کا شاعر کہنا اثبات پر دال ہے۔ کہ شاعر سے مراد خیالی باتیں بنانے والا ہے۔ جیسا کہ آیات کے سیاق و سباق سے ظاہر ہے۔ پس جیسا کہ آیت والشعراء یتبعھم الغاوون۔ میں ہر جیسا کہ تمام شاعروں کا طریق ہے۔ کہ وہ خیالی پلاؤ چونکہ بالکل جھوٹی ہوتی ہیں۔ کہتے ہیں۔ ایسے اشعار بے شک نبوت و رسالت کے منصب کے منافی ہیں لیکن اچھے شعر جن میں ہدایت ہو بمطابق قول رسول کریم ان من الشعر حکمۃ۔ نبوت و رسالت کے منصب کے منافی نہیں۔ پس مولوی صاحب کا یہ کہنا کہ شعر کہنا چاہیے۔ کسی طرح کے ہوں۔ شان نبوت کے خلاف ہے۔ کم نہمی پر دلالت کرتا ہے اور عدم تفکر کا نتیجہ ہے۔

والسلام علےٰ من اتبع الھدےٰ۔

جلال الدین از سیکھواں۔

احمدیہ ڈائرکٹری۔ جسکے لئے اخبار فاروق میں مفصل لکھا جا چکا ہے۔ خواندہ احباب کو دوبارہ یاددہانی کرائی جاتی ہے۔ کہ مہربانی فرما کر اس کے لئے مضامین اور فیس اندراج بھیجیں۔

منیجر فاروق

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضور نواب لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب کا پیغام

گذشتہ چار سال کا ہنگامہ عظیم ملک معظم اور ان کے اتحادیوں کی کامل فتح کے ساتھ اب ختم ہو گیا ہے۔ ہمارے دشمن یکے بعد دیگرے ہتھیار ڈال کر صلح کے ملتجی ہوئے۔ آخر کار ہمیں اپنے مقصد میں کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ میں اخبار "حق" کے ذریعہ ایثار اور وفاداری نے اس غیر متزلزل جذبہ کا جو دوران جنگ میں فکر و اندیشہ کے باوجود پنجاب نے ظاہر کیا ہے اعتراف کرنا چاہتا ہوں۔

ابتدائے جنگ سے پنجاب نے اب تک اپنے چار لاکھ فرزند میدان جنگ میں شہنشاہ معظم پر قربان ہونے کے لئے بھیجے ہیں۔

فرانس اور بلجیم۔ افریقہ اور ایران اور سب سے زیادہ مصر اور فلسطین شام اور عراق عرب میں ان بہادروں نے اپنے صوبہ کے روایات تفاخر کو برقرار رکھا۔ ہندوستان کی سرحدوں کی کامیابی سے حفاظت کی اور جنگ کو فاتحانہ اختتام تک پہنچانے میں اشرف ترین حصہ لیا ہے۔ پنجاب ہمیشہ ان جانباز بہادروں کی یاد تازہ رکھیگا۔ جنھوں نے میدان جنگ میں لڑتے ہوئے جان دی۔ اور جنگ سے واپس آنے والوں کا تہ دل سے خیر مقدم کریگا۔ اور ساتھ ہی ان کو بھی فراموش نہیں کریگا۔ جنھوں نے گو خطرات جنگ میں حصہ نہیں لیا۔ تاہم صوبہ میں امن و امان برقرار رکھنے اور میدان جنگ میں افواج کی تعداد کو قائم رکھنے اور مجروحین اور مصیبت زدوں کی اعانت کرنے میں امداد دی ہے۔

میرے لئے یہ امر موجب فخر ہے کہ پنجاب نے میرے دوران حکومت میں بلند ہمتی کے ساتھ اپنے فرائض کو ادا کیا ہے۔ اور میں صوبہ کے حاکم ہونے کی حیثیت سے ان سب کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں جنھوں نے پنجاب کے شاندار مفتخر رتبہ کو سرزمین ہندوستان اور سلطنت برطانیہ میں برقرار رکھا۔

ایم۔ الیف۔ اوڈوائر

ٹرکی کے غدار کارکن

خدا کے مامور و مرسل مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود نے ۲۴ مئی ۱۸۹۷ء کو یہ عبارت شائع فرمائی۔

"یہ سلطان روم کی سلطنت کی اچھی حالت نہیں اور میں کشفی طریق سے اسکے ارکان کی حالت اچھی نہیں دیکھتا۔ اور میرے نزدیک ان حالتوں کے ساتھ انجام اچھا نہیں"

اس عبارت کے آخری فقرے کی موجودہ واقعات تصدیق کر رہے ہیں۔ تفصیل کی حاجت نہیں اسی اشتہار میں حضور نے خدا سے علم پاکر یہ بھی لکھا تھا

"کیا ممکن نہ تھا۔ کہ جو کچھ میں نے رومی سلطنت کے اندرونی نظام کی نسبت بیان کیا۔ وہ دراصل صحیح ہو۔ اور ترکی گورنمنٹ کے شیرازہ میں ایسے دھاگے بھی ہوں۔ جو وقت پر ٹوٹنے والے اور غداری سرشت ظاہر کرنے والے ہوں"

اس پیشگوئی کی تصدیق کئی واقعات نے کی۔ مگر اسوقت یہ بھی کہا گیا تھا کہ یہ پرانے کارکن پہلے بھی ایسے ہی سمجھے جاتے تھے۔ لیکن ہمارے دوست اب اس حقیقت الامر کی نسبت کیا کہینگے۔ جو ریوٹر کی مندرجہ ذیل تار کے ذریعے ظاہر ہوئی ہے۔

لنڈن ۱۴ نومبر۔ اطلاع ملی ہے کہ انور پاشا طلعت پاشا۔ جمال پاشا اور ناظم بے قرار ہو گئے ہیں۔ ان پر سرکاری روپے کی غبن اور بین الاقوامی قانون کی خلاف ورزی کا الزام لگایا گیا ہے؟؟

کیا یہ وہی انور پاشا اور طلعت پاشا نہیں۔ جن کی مدحت سرائیوں میں ظفر علی خاں۔ حسرت موہانی کی طرف سے زمین و آسمان کے قلابے ملائے جاتے تھے۔ میرے بھائیو۔ خداوند عالم کی دی ہوئی اطلاع غلط نہیں ہو سکتی واقعی اسکے ارکان کی حالت اچھی نہیں۔ اسی لئے برا انجام ہوا۔ (اکمل)

ایک احمدی ماسٹر پر الزام

ملود۔ ضلع جالندھر کے احمدی ماسٹر پر ہمارے آریہ دوستوں نے یہ الزام لگایا ہے کہ نمستے سے منع کرتے ہیں۔ اور سکول میں درثمین و نغمہ اکمل سنتے رہتے ہیں جہاں تک ہمیں معلوم ہے۔ وہاں ماسٹر محمد علی صاحب ہیں۔ پرکاش نے محمد دین نام لکھا ہے۔ جس سے ظاہر ہے کہ شکایت بے بنیاد اور محض محمد نام سن کر کر دی گئی ہے۔ کچھ مہینے گذرے ہمیں یہ خبر ملی تھی۔ کہ کچھ لوگ ان سے محض اس لئے پرخاش رکھتے ہیں کہ وہ مسلمان ہیں اور جھوٹا مقدمہ بنانے سے بھی نہیں ٹلتے۔ یہ الزام بھی اسی کا بقیہ معلوم ہوتا ہے ورنہ نکو فرجام محمد علی اپنے فرائض سے خوب آگاہ ہے۔ اور اس کا دامن مذہبی تعصب سے سکول کے معاملات میں بالکل پاک ہے۔ ہم امید کرتے ہیں۔ کہ آریہ اخبار اس قسم کی چھیڑ خانیوں سے رک جائینگے ورنہ ہم بھی منہ میں زبان رکھتے ہیں۔

جدید لفٹنٹ گورنر پنجاب

اب طے ہو گیا ہے کہ سر ایڈورڈ میکلاگن کے۔ سی۔ آئی بجائے سر مائیکل اڈوائر کے لفٹنٹ گورنر پنجاب ہونگے۔

(ہمدم ۱۷ نومبر)

قیصر جرمنی

جرمنی سے بھاگ کر پوٹسڈم (ہالینڈ) میں ہے۔ جہاں قیصر اور شاہزادہ ولیعہد کی بیویاں اور دیگر شاہزادیاں مع اپنے صاحبزادوں کے حفاظت سے ہیں۔ ولیعہد جرمن کے قتل کی افواہ غلط نکلی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جنگی بخار (وبائی نزلہ) کا علاج

اس مرض میں تشخیص و تجربہ روزانہ کیا ہے وہ یہی رائے دیتا ہے۔ کہ اس میں زہریلا مادہ پلیگ کا ہی ہے کیونکہ پلیگ میں بھی تپ محرقہ ہوتا ہے۔ اور اس میں بھی محرقہ بخار ہے۔ پلیگ میں بھی غنودگی و ہذیان وغیرہ علامات بیہوشی ہوتی ہیں۔ اور اس میں بھی ہیں۔ پلیگ میں بھی نمونیا ہو جاتا ہے۔ اور اس میں بھی پلیگ میں کانوں کے نیچے ورم ہو کر گلٹیاں نمودار ہوتی ہیں۔ تو اس میں شاہ رگ گلو کے ارد گرد بس پلیگ ہی سمجھو۔ اگرچہ ڈاکٹروں نے اس کا نام وار فیور رکھا ہے کہ جنگ کی طرف سے آیا مگر اصل میں متعدی وبائے محرقہ پلیگ فیور ہے۔

شاہترہ۔ برگ درخت نیم۔ دھمایہ۔ منڈی دو دو تولہ چرائتہ ۳ تولہ۔ گلو۔ کو خشک ۲-۲ تولہ۔ گل غافث ایک تولہ۔ کوڑ گھلٹی ۳ تولہ۔ پوست بیخ بانسہ و برگ بانسہ نو تولہ۔ گاؤزبان ۱۲ تولہ۔ کاسنی ۲ تولہ۔ بیخ کاسنی ۵ تولہ سب کو کوٹ کر پانچ سیر آب چاہ میں بھگو کر اس کا عرق قرنبق سے کشید کیا جائے۔ جو چار بوتل نکلیگا پس بیماران دار فیور کو جب پیاس لگے بجائے پانی کے یہی عرق پلایا جائے۔ انشاء اللہ دوسرے ہی روز پسینہ آکر بخار رفع ہو جائے گا۔ دو روز بعد رفع بخار بھی پلایا جائے۔ تو بخار ہرگز عود نہ کرے گا۔ اور جس بیمار کو زیادہ قبض ہو تو دو روز یا تین روز یہ عرق پلا کر بعد میں یہ نسخہ پلایا جائے تاکہ تلیین ہو کر مادہ ردی کا استفراغ ہو جائے۔

ہلیلہ زرد جوادل پانی میں بھگو رکھی ہوں دو عدد۔ بنفشہ ۱ تولہ۔ مغز بادام ۸ عدد۔ گل سرخ صاف کردہ ۲ تولہ۔ املی ۳ تولہ۔ آلو بخارہ پانچ دانہ۔ گل قند خوشبودار پانچ تولہ۔

ان سب کو گھوٹ کر سردی ہی پلائی جائیں انشاء اللہ تعالیٰ تلیین اعلےٰ ہوگی۔ بعد میں پھر وہی عرق پلایا جائے بفضل خدا شفا ہوگی۔ پھر بخار عود نہ کرے گا۔ بس اس اکسیر عرق کا مقابلہ نہ تو کونین کر سکتی ہے اور نہ انٹی فیورین۔ نہ کیلومل وغیرہ اس موذی مرض پر۔ اس عرق کا پہونچنا آبحیات سے کم نہیں ہے۔ تجربہ کر کے آزما لو۔ ہر ایک عطار اور ہر ایک طبیب اس اکسیر ایزدی کا ضرور استعمال کر کے خلق خدا کو اس حادثہ جانکاہ سے نجات دلوا کر اجر عظیم کا مستحق اپنے آپ کو بنائے۔

اس موذی بخار میں ظاہر حال ریزش زکام معلوم ہوتا ہے۔ کہ جیسیں ترش اشیاء کا استعمال مضر ہوتا ہے۔ مگر تجربہ نے ثابت کر دیا کہ اس بخار میں صفرا بجد ہوتا۔ اور کھانسی بھی حدت صفرا کے باعث ہی ہوتی ہے۔ اسمیں سوائے مریض نمونیا کے باقی سب اقسام کے بیماروں کو املی ۳ تولہ۔ آلو بخارا دس تولہ بھگو کر مل چھان کر اس میں سکنجبین ۵ تولہ سادہ سرکہ جدید سے تیز کر کے پلایا گیا۔ تو نہ وہ کھانسی رہی۔ اور نہ ہی ریزش زکام رہا۔ جس بیمار کو اس نقوع کے استعمال سے کھانسی زیادہ ہو۔ تو اس کو اسبغول۔ بہیدانہ ایک ایک تولہ بھگو کر لعاب لیکر اس میں چھلکا اسبغول۔ خوب کلاں تین تین ماشہ ملا کر شربت بنفشہ و شربت شفا سے میٹھا کر کے پلایا جائے۔ تو فوراً بفضل ایزد شفا ہو جاتی ہے اور بعض بیماران کو حسب ذیل سفوف سے بے حد نفع پہنچایا ہے۔

طباشیر کبودی۔ مغز کنول۔ تخم خرفہ۔ تخم کاسنی ایک ایک تولہ۔ مغز خیارین ۲ تولہ۔ الائچیاں ۶ ماشہ درد بنج عقربی ایک تولہ۔ مغز کرنجوہ ۴ دانہ۔ ست گلو ۶ ماشہ۔ مصری کوزہ ۲ تولہ کوٹ کر سفوف بنا کر خوراک ۶ ماشہ ہمراہ شربت نیلوفر۔ شربت صندل و بزوری دو دو تولہ مع عرق کیوڑہ و بید مشک و گاؤزبان ایک ایک تولہ جو بیماران اسہال اور بخار میں مبتلا ہوں۔ ان کو یہ نجوشہ مفید پڑتی ہے۔

(۱) مریض کو کھلی ہوا اور روشنی میں اور خوب گرم کپڑوں میں لپیٹے ہوئے رکھو۔ صرف ناک کھلی رہے۔ اور اسپر کوئی ہلکا کپڑا یوکلپٹس تیل سے تر کیا ہوا رکھ چھوڑو۔ یا نہایت ہوادار صاف اور ایسٹیک کمرہ میں رکھو۔ مریض کا کمرہ روزمرہ بدلتے رہو۔ اور ڈس انفکٹ کرتے رہو۔ رات کے بستر اور کپڑوں کو روزمرہ دھوپ دیتے رہو۔

(ب) تیمارداروں کو سمجھا دو۔ کہ وہ مریض کو کامل جسمانی اور دماغی آرام سے لیٹے رہنے دیں۔ ہوا کے جھونکے سے حفاظت میں رکھیں۔ کسی طرح اسکو دق نہ کریں۔ اور نہ ضرورت اس کو ہلنے دیں۔

(ج) ہر تین یا چار گھنٹے کے بعد اس کو گرم گرم دودھ (دیا جائے یا کافی یا کوکو یا کیوڑا ملا ہوا) یا یخنی یا سبزی یا مٹر یا دال یا جو کا پانی یا رقیق انڈے وغیرہ مریض کی مرضی کے مطابق دیتے رہیں۔ سادہ پانی یا سوڈا واٹر حسب خواہش مریض گرم غذا سے آدھ آدھ گھنٹہ بعد دے سکتے ہیں۔ اجوائن۔ گلو۔ میٹھی چھ چھ ماشہ لیکر سیر پختہ پانی میں بھگو دیں۔ اور چند گھنٹہ کے بعد پندرہ منٹ جوش دے کر چھان لیں۔ اس جوشاندہ میں سے دو دو چھٹانک ہر غذا سے پہلے پلاتے رہیں۔ عموماً اسی قدر علاج کافی ہے اور بآسانی عوام الناس کو ہر شہر اور گاؤں میں میسر آسکتا ہے سخت پیچیدہ اور نازک حالتوں میں کسی قابل ڈاکٹر کا مشورہ لینا چاہیئے۔

۳۔ فلسفہ علاج:۔ چونکہ مرض انفلوئنزا کے ساتھ ضعف انتہا درجہ کا شروع سے ہی ہو جاتا ہے۔ اسلئے جہاں تک ممکن ہو سکے۔ کوئی مضعف اور محترق دوا نہ دیں۔ گرم غذائیں اور پانی بافراغت حسب تفصیل بالا اس مطلب کے واسطے کافی ہیں۔ ان تمام مہلک عوارض سے بچنے کی پوری پوری کوشش کی جائے جو مکانات بند ہوا۔ کمی غذا و پانی سے پیدا ہوتے ہیں۔ یہ خوب یاد رکھو کہ جسم کی زندگی اور اسکے تمام اعضاء کے افعال کا دارومدار پانی کی کافی مقدار پہنچتے رہنے پر ہے۔ تقریباً ڈیڑھ سیر پانی یومیہ پیشاب کے راستہ خارج ہوتا ہے۔ ایک سیر پسینہ کے راستہ۔ اور ایک ہی سیر دوسری ضروریات میں پس اگر ساڑھے تین سیر یومیہ کے حساب سے پانی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خواہ کسی صورت میں ہو جسم کے اندر نہ پہنچے۔ تو تمام اعضا سست پڑ جائینگے۔ اور تمام افعال جسمانی ناقص یا بند ہو ہو جائینگے۔ مثلاً ہاضمہ۔ استحالہ۔ پسینہ۔ پیشاب اور اجابت وغیرہ سب خشک رہیگا۔ جسم خارج ہونا مشکل ہو جائیگا۔ نہ غذا کام دیگی۔ اور نہ دوا اثر کریگی۔ پس اس مرض میں پانی کا بند کر دینا یا اس کی مقدار نہایت قلیل کر دینا جیسا کہ عطائی لوگ عام طور سے کر رہے ہیں۔ سخت نادانی اور بد علاجی ہے۔

بقیہ دارالامان کی خبریں

چار سو روپیہ جو منجانب مخلص گورداسپور نے امداد بیماران کے لئے دیئے تھے۔ ان کو خرچ کرنے کے لئے ایک وفد علاقہ بیاس کی طرف بھیجا گیا ہے۔ جنمیں یونانی و ڈاکٹر معالج اور تیماردار ہیں۔ دوائیاں ساتھ دی گئی ہیں اور مناسب ہدایات۔ کہ کسی سے کوئی نذرانہ قبول نہ کریں۔ حتی کہ کسی کے گھر سے کھانا بھی نہ کھائیں اور بلالحاظ مذہب سب بیماروں کا علاج اور ان کی مدد کریں

عالم حقانی آگاہ مولانا محمد سرور شاہ صاحب مسجد مبارک میں نماز پنجگانہ اور مسجد اقصےٰ میں نماز جمعہ پڑھاتے ہیں۔ مولانا نے اہتمام کیا ہے کہ ایک بجے ظہر کی نماز اور چار بجے عصر کی نماز ٹھیک ہو جایا کرے یہ پابندی وقت و حفاظت صلوٰۃ تمام جماعت کے لئے اسوۂ حسنہ ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح اپنے تیمارداروں اور ڈاکٹروں کے ساتھ مسجد مبارک میں بامامت حافظ روشن علی صاحب نماز جمعہ ادا فرما لیتے ہیں۔

قادیان میں گورنمنٹ برطانیہ کی فتح کی خوشی منائی گئی۔ اور دفاتر و مکانوں میں تعطیل ہوئی۔ التوائے جنگ کی خبر کے ساتھ ہی اکثر اشیاء کے نرخ میں نمایاں کمی آگئی ہے۔ امید ہے اب بلائے قحط سے بھی امن ہو جائے گا۔ غبار و امراض خوشی سے پھولے نہیں سماتے

تاج و تخت ہند قیصر کو مبارک ہو مدام
انکی شاہی میں۔ میں پاتا ہوں فاہ روزگار

یہ دعا مسیح موعود مستجاب الدعوات کی ہے۔ پس کامیابی کامرانی کیوں حاصل نہ ہو۔ ع

یارب رہے سلامت فرمانروا ہمارا

نظم

حافظ سلیم احمد اٹاوی متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان

کسی کی جو رہ رہ کے یاد آرہی ہے
اداسی طبیعت پہ کیا چھا رہی ہے
مزا آرہا ہے بہار آرہی ہے
طبیعت عجیب رنگ دکھلا رہی ہے
ہوا درس قرآں سرور کا جاری
تمنائے دل اپنی بر آرہی ہے
جو بیزار دنیا سے دل ہو رہا ہے
طبیعت بھی جینے سے اکتا رہی ہے
سرے پر صدی کے ہے آتا مجدد
حدیث نبیؐ صاف بتلا رہی ہے
صدی نصف گذری مجدد نہ آیا
یہ قول نبیؐ قوم جھٹلا رہی ہے
بہت ہی برا حال ہے مسلموں کا
کہ منجدھار میں ناؤ ٹکرا رہی ہے
نہ دیں کی خبر ہے نہ دنیا کی اون کو
بہار ان کی موجھوں پہ بس آرہی ہے
نہ خوف خدا ہے نہ محشر کا کھٹکا
خزاں اون کی داڑھی پہ کیا چھا رہی ہے
چلی غیب سے کچھ ہوا ایسی حافظ
کہ دل کی کلی سخت مرجھا رہی ہے

ایک نادر تحفہ

مسیح موعود کا پیغام اپنی تمام جماعت کے نام

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آج سے قریباً پینتیس چھتیس سال پیشتر ایک تبلیغی اشتہار شائع فرمایا تھا۔ جس کا نام "اشتہار بغرض تبلیغ و انذار" ہے اس اشتہار میں حضور علیہ السلام نے ان بدعات و رسومات خلاف اسلام سے تمام زن و مرد کو ڈرایا تھا۔ جو کہ عام طور پر شادی بیاہ و موت فوت کے موقع پر مسلمانوں میں رائج ہیں اور ابتک ہیں۔ حضور ممدوح نے اس اشتہار کی پیشانی پر یہ ہدایت تحریر فرمائی ہے کہ "جس شخص کے پاس یہ اشتہار پہنچے۔ اسپر یہ فرض ہے کہ گھر میں جاکر اپنے کنبے کی عورتوں کو تمام مضمون اس اشتہار کا اچھی طرح سمجھا کر سنا دے اور ذہن نشین کر دے۔ اور جو عورت خواندہ ہو۔ اسپر بھی لازم ہے کہ ایسا ہی کرے"

چونکہ حضرت جری اللہ علیہ السلام کا یہ ارشاد تھا کہ اس اشتہار کو گھر گھر پہنچا دیا جاوے اور تمام گھروں میں اس تبلیغ کو سنا ذہن نشین کرا دیا جائے۔ بنابریں میں نے اس کو علیحدہ خوبصورت جیبی سائز عمدہ رنگدار کاغذ پر طبع کرایا تاکہ تمام احمدی خواندہ ناخواندہ زن و مرد کو اپنے آقا اور مرشد مسیح موعودؑ کی وہ تبلیغ جسکو عورتوں اور مردوں میں کثرت سے پہنچانا چاہتے تھے۔ پہنچ جائے۔ اور اسکے ساتھ ہی حضور علیہ السلام کا وہ اشتہار جس کو آج بیس سال ہوئے ہیں۔ آپنے جماعت کے لڑکے لڑکیوں کی شادی کے متعلق تجویز فرما کر شایع فرمایا تھا شامل کر دیا ہے۔ جس کا نام "اپنی جماعت کے لئے ضروری اشتہار" ہے۔ اس خوبصورت خوشنما ٹریکٹ کا نام میں نے "مسیح موعود کا پیغام اپنی تمام جماعت کے نام" رکھا ہے۔ اور قیمت نہایت قلیل جو لاگت کے قریب ہے۔ صرف ۲ر کی نسخہ رکھی ہے اور دس کاپی کے خریدار کیواسطے صرف ایکروپیہ علاوہ محصول ڈاک ہے۔ صاحب وسعت احمدی احباب کثرت سے اس کو منگا کر اپنے غریب احمدی بھائیوں کو مفت تقسیم کر کے ثواب عظیم حاصل کریں۔ جو صاحب ایک نسخہ منگانا چاہیں وہ ۲ے کے ٹکٹ بھیجدیں اور اس سے زائد دی پانچ

(باہتمام شیخ عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا اور ایم قاسم علی نے فاروق منزل سے شائع کیا)